

مالیاتی استحکام کے سامنے ابھرتی ہوئی چنوتیاں

ریزرو بینک آف انڈیا کے گورنر جناب شکنتی کانت داس کا افتتاحی خطاب

ایف آئی بی اے سی 2019 میں خطاب۔ انڈین بینکس ایسوسی ایشن اور فیڈریشن آف

انڈین چیمبرس آف کامرس اینڈ انڈسٹری (ایف آئی سی سی آئی) کے ذریعہ منعقد سالانہ گلوبل

بینکنگ کانفرنس۔ ممبئی میں 19 اگست 2019 بروز سوموار

تجارت اور مالیاتی سیکٹر کے لیڈرس کے درمیان میری آج کی موجودگی واقعی میں میرے لئے بہت خوشی کا باعث ہے۔ میری نیک خواہشات اس جلسہ کو منظم کرنے کے لئے ان سبھی شراکت داروں، انڈین بینکس ایسوسی ایشن (آئی بی اے)، ایف آئی سی سی آئی اور بوسٹن کنسلٹنگ گروپ کے لئے ہیں۔ آپ لوگوں نے اس سال اس کانفرنس کے ذریعہ بینکنگ سیکٹر میں ایک نئی سوچ کا خیال متعارف کرا کر مجھ کو بھی آپ لوگوں کو مخاطب کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ ماضی کے حادثات سے نکل کر نئے سرے سے مواقع کو مثبت سوچ کے ساتھ ہم کو آگے بڑھنا ہے۔ مجھے یقین ہونا چاہئے کہ ہم اس نئے پل میں تبدیل ہوتے ہوئے مالیاتی مناظر میں اپنے کو ڈھال کر اس سے مستفید ہونے کے لئے نئے نئے طریقہ اپنائیں۔ پروڈیٹ گورننس (سمجھداری سے انتظام و کنٹرول) اور ابھرتے ہوئے ٹریڈس ڈیجیٹل دنیا میں ہم کو فائیننس میں نئی شکل کا احساس کرا رہے ہیں۔ اب میں مالیاتی استحکام کے راستہ میں آنے والی دشواریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنے خیالات رکھتا ہوں۔ اس شاندار مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے یہی میرا مضمون ہوگا۔

2. لفظ مالیاتی استحکام کی تعریف کے لئے آج تک اتفاق رائے نہیں ہو سکی ہے۔ عام طور پر مالیاتی استحکام سے مراد مالیاتی نظام میں استحکام سے ہے جس سے مالیاتی ذرائع کی بہتر تقسیم کی سہولت حاصل ہو سکے۔ اس کے اثر دار ہونے کا مطلب ہے، صحیح قیمت، صحیح انداز اور مالیاتی خطرات کو بہتر طریقہ سے منظم کرنا اور یہ سب اس طرح سے کنٹرول میں رکھے جائیں تاکہ مخالف حالات میں یہ بیرونی صدمات کو برداشت کر سکیں۔ دوسرے الفاظ میں جیسا کہ 2004 کے آئی ایم ایف کے ریسرچ پیپر میں اپنے نظریات یوں رکھے تھے۔ ”ایک مالیاتی نظام استحکام کے دائرہ میں ہو جو اپنی معاشیات کو بہتر ڈھنگ سے سہولیات فراہم کر سکے اور وہ اچانک آنے والے مخالف خطرات و حادثات سے مالیاتی نقصان کو بچا سکے۔“

گلوبل معاملات:

3. دنیا میں سہ 2008 کے مالیاتی بحران کے وقت یہ بالکل صاف ہو گیا تھا کہ ہر مالیاتی ادارہ کی طاقت نے بھی مالیاتی نظام کے استحکام میں کوئی مدد نہیں کی اور اس مالیاتی بحران پر قابو نہیں پایا جاسکا اور اس کے بعد مالیاتی استحکام کے لئے دنیا کا نظریہ بدل گیا۔ پالیسی بنانے والوں کو محسوس ہوا کہ مائیکرو پروڈیٹس ریگولیشن (قوانین) کو منظم طور پر خطرات سے نپٹنے کے طریقہ کار سے جوڑ کر دیکھنا چاہئے نہیں تو نظامی استحکام کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

4. اس بحران کے 10 سال بعد بیس ممالک کے گروپ جی 20 کے ذریعہ بینک فار انٹرنیشنل سیٹلمنٹس (بین الاقوامی تصفیہ کے لئے بینک) (بی آئی ایس) اور مالیاتی استحکام بورڈ (ایف ایس بی) کے تعاون سے بڑے مالیاتی سیکٹر میں سدھار کئے گئے ہیں۔ بڑے بینکوں میں

زیادہ پونجی ڈالی گئی ہے۔ لہذا اب بینکنگ سسٹم اقتصادی و معاشی صدمات کو برداشت کرنے میں بہت لچکدار ہو گیا ہے۔ ٹو بگ۔ ٹوفیل (ٹی بی ٹی ایف) سدھار لاگو کئے جا رہے ہیں۔ بینکوں کے لئے اثر دار ریزرو لیون قائم کر دیئے گئے ہیں۔ کاؤنٹر سے مشتق بازاروں کو اور آسان و شفاف بنا دیا گیا ہے۔ سینٹرل کلیئرنگ کے استعمال کو بڑھا دیا گیا ہے اشتراک کا دائرہ بھی بڑھایا گیا ہے۔ غیر بینک مالیاتی ثالثی جس کی وجہ سے مالیاتی بحران کا خدشہ لاحق رہتا ہے۔ کم کر دی گئی ہے، حالانکہ پھر بھی یہ سدھار ابھی بھی مکمل نہیں ہوئے ہیں خاص طور سے غیر بینکنگ سیکٹر میں سدھاروں میں پیش رفت نہیں ہو رہی ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ جب یہ سبھی سدھار عمل میں آجائیں گے تو ہمارے ملک کی موجودہ مالی حالت بہتر ہو جائے گی۔

5. ان مناظر کے تحت ہی ہم کو گلوبل اکنامی میں موجودہ ڈیولپمنٹس کو دیکھنا چاہئے۔ دنیا کی بڑی معاشیات (اکنامیز) میں گروتھ کی امید کے برخلاف کمی و تنزلی ہو رہی ہے۔ انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ (آئی ایم ایف) نے گلوبل اکنامی کی گروتھ میں جو تخمینہ لگایا تھا وہ دھڑام ہو گیا ہے یہ گلوبل مالیاتی استحکام کے لئے بہت بڑا خطرہ ابھر کر سامنے آیا ہے۔ سرمایہ کاری کے نظریہ سے ہم دیکھیں تو بہت سی غیر یقینی حالتیں جیسے تجارتی کشمکش، سیاسی ٹکراؤ وغیرہ کی وجہ سے ان پر بہت دباؤ پڑا ہے۔ آئی ایم ایف کے ذریعہ تازگی گلوبل فائینیشیل اسٹیبلٹی رپورٹ (جی ایف ایس آر) نے متنبہ کیا ہے کہ ان ڈیولپمنٹس کی وجہ سے، خود مختاری، کارپوریٹ اور غیر بینک مالیاتی سیکٹرز میں کمی کی وجہ سے تاریخی معیار میں بڑھوتری ہوئی ہے اور اس کا اثر دنیا کے بہت سے ملکوں میں پڑا ہے۔ ان حالات کے تحت مرکزی بینکوں اور دوسرے ریگولیٹرز کو چاہئے کہ وہ کچھ عمیق اصولوں کو اپنائیں۔ ریگولیٹرز کبھی نہیں سوتا ہے۔ لمبی چوڑی ہانکنا بند کرو۔ اس کا مطلب ہے کہ ریگولیٹرز اور دوسرے بااختیار اداروں کو ہمیشہ چاق و چوبند رہنا چاہئے اور ہر وہ قدم اٹھانا چاہئے جو ضروری ہوں۔

6. گلوبل بینکنگ سیکٹر کی موجودہ حالت بھی غیر یقینی ہے۔ حالانکہ مالیاتی بحران کے بعد پيسل-III سدھار کی وجہ سے بینکوں میں پونجی کی خاصی بڑھوتری ہوئی ہے لیکن بینکوں میں منافع کی چمک مند ہوئی ہے، میکرو اکنامک اور بینک کے مخصوص فیکٹرز دونوں ہی اس کے لئے ذمہ دار ہیں یہ بات بھی ذہن میں رکھنا چاہئے، بینکوں کو غیر روایتی کھلاڑیوں فن ٹیک اور بگ ٹیکس سے کڑا مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے۔ ان کو ڈیجیٹل طریقہ کار کی وجہ سے سبقت حاصل ہو رہی ہے، ہندوستان جیسے ابھرتی ہوئی بازاری اکنامیز (ای ایم ای ز) میں یہ ڈیولپمنٹس مالیاتی استحکام کے لئے الجھاؤ پیدا کر رہے ہیں۔ یہ واقعی میں بہت ضرور ہو گیا کہ بینکیں ان تکنیکی ایڈوانسز میں بھرپور توجہ دیں اور نئے بزنس ماڈلوں کو اپنائیں اور ان سے ہم آہنگ ہوں۔ ریگولیٹرز بھی بینکوں کے ان اقدام میں تعاون کے لئے ایسا فریم ورک بنائیں جو بینکوں اور غیر روایتی کھلاڑیوں کو آسانیاں فراہم کرے۔

انڈین سینیریو (ہندوستانی منظر)

7. ہندوستان میں معاشی استحکام کی طرف توجہ ہمیشہ سے ہماری پالیسی کا حصہ رہا ہے، دونوں مالیاتی اور معاشی استحکام کی مضبوطی ریزرو بینک کا مقصد ہے۔ اسی طرح سے عالمگیری معاملات میں بھی ہم (بھارت) سب کے ساتھ مل کر موجودہ تشکیل نو محاذ جو گلوبل معاشی استحکام کے لئے کام کر رہا ہے میں پورا تعاون کر رہے ہیں اور نئے نئے چیلنجز (تبدیلیوں) کو اپنارہے ہیں۔ ہم معاشیات کو غیر مستحکم کرنے والے چینلس کی پہچان کر رہے ہیں اور اس حقیقت کو جانتے ہوئے کہ معاشی سسٹم کے ہر دھڑے کو الگ الگ ریگولیٹرز ریگولیٹ کرتے ہیں ہم نے فائینیشیل اسٹیبلٹی ڈیولپمنٹ کونسل (ایف ایس ڈی سی) اسی کے چیئرمین فائیننس منسٹر ہوتا ہے اور ایف ایس ڈی سی کی سب کمیٹی جو ریزرو بینک کے گورنر کی چیئرمین شپ کے تحت ہوتی ہے، نے مل کر انسٹی ٹیوشنل میکیزمس کی تشکیل کی ہے اور یہ بہت بہتر طریقہ سے کام کر رہا ہے۔ دو سالہ فائینیشیل اسٹیبلٹی رپورٹ (ایف ایس آر)، ایف ایس ڈی سی سب کمیٹی کی رپورٹ نے فائینیشیل سسٹم کی موجودہ حالت کا تجزیہ کیا اس کمیٹی نے اس پر بھی دھیان دیا کہ مختلف چینلس (دھڑوں) کا آپس میں کیا ربط ہے اور گھریلو معاشی استحکام کو نقصان پہونچانے والے ذرائع کیا ہیں۔

8. اکنامی کے مختلف سیکٹرز سے ہی معاشی استحکام کی تیز ہوائیں چلتی ہیں، جیسے (i) کریڈٹ مارکیٹ (ii) فائینیشیل بازار (iii) بیرونی

سیکٹر اور (iv) پیمنٹ سسٹم۔ کچھ دوسرے ذرائع سے بھی اس پر اثر پڑتا ہے۔ لیکن آج میں ان چار پہلوؤں پر ہی توجہ دوں گا۔
بینکنگ سیکٹر سے ہیڈ ونڈس (تیز ہوائیں) رُخ

9. بھارت میں کریڈٹ مارکیٹ پر بینکنگ سیکٹر کا پورا دبدبہ ہے اور یہ اکنامی میں معاشی ثالثی کا اہم رول ادا کرتا ہے۔ بینکنگ سسٹم کی مضبوطی مختلف ذرائع (چینلس) کے ذریعہ معاشی استحکام پر اثر ڈالتی ہے۔ کریڈٹ گروتھ کی بہتات، میچورٹی میں ہم آہنگی نہ ہونا، اور لیکوڈٹی معاملات، قرضوں کی واپسی نہ ہونا (این پی اے)، اور دیگر کے مقابلہ زیادہ فائدہ دینا۔ اگر انفرادی ادارے بہت مضبوط ہوں تو فائینینشیل سیکٹر کا کل برتاؤ منظم خطرات پیدا کر سکتا ہے۔ اس لئے بینکنگ سیکٹر کی تندرستی (مضبوطی) معاشی استحکام کے لئے بہت اہم ہے۔

10. موجودہ برسوں میں ریزرو بینک اور سرکار دونوں کی مشترکہ کوششوں سے بینکنگ سسٹم میں دباؤ والے اثاثے (اسٹریٹ ایسٹس) گھٹ گئے ہیں۔ اور آگے بھی ان کوششوں سے ریزرو بینک کے ذریعہ کریڈٹ خطرات کے لئے کئے گئے میکرو۔ اسٹریٹس جانچیں اس بات کا اشارہ کر رہی ہیں کہ بیس لائن منظر کے تحت مارچ 2020 تک جی این پی اے تناسب اور کم ہو سکتا ہے۔ دوسرے انڈیکس جیسے پی سی آر (پراویزن کوریج ایشو)، پونجی میں بڑھت اور اثاثوں میں ریٹرن میں سدھار ہوگا۔ میں پہلے ہی زور دے چکا ہوں کہ کارکردگی کی صحیح جانچ، لگن، اندرونی استحکام اور کورنٹس پبلک سیکٹر بینکوں میں اس وقت ہی معلوم ہوگا جب بینکنگ سرکار کی طرف دیکھنے کے بجائے پونجی بازاروں کی طرف پہنچنے میں اپنی قابلیت دکھائیں۔ سرکار سے پونجی کا حصول ان کی پہلی اور آخری کوشش ہونا چاہئے۔

11. کچھ بڑی رکاوٹیں ہونے کے باوجود انسولینسی اور بینک ریپسی کوڈ (آئی بی سی) کھیل بدلنے والا ثابت ہو رہا ہے۔ ریزرو بینک کے ذریعہ 2019 جون میں دباؤ والے اثاثوں سے نپٹنے کے لئے بنائے گئے نئے قوانین سے قرض فراہم کرنے والوں کو ان کے صوابدید کے مطابق طریقہ کار اپنانے کی چھوٹ سے کافی راحت ملی ہے۔ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ مستقبل میں این پی اے اثاثوں میں بڑھوتری نہ ہو اور بینکنگ سیکٹر محفوظ رہے۔ آئی بی سی کوڈ میں حالیہ ترمیمات سے دباؤ والے اثاثوں کو تیزی سے حل کرنے میں سہولت ملے گی۔

12. جیسا کہ ہم ابھی نزدیک ماضی میں دیکھ چکے ہیں کہ ریگولیٹڈ اداروں میں آپسی رابطوں، توجہ کا اظہار غیر شفاف بازاری پریکٹس، گورننس کی کمیاں اور ان کے برے اثرات نے معاشی استحکام کو بہت ضرر پہنچائی ہے۔ اب اس معاملہ میں ریزرو بینک بینکوں اور غیر بینکوں کے درمیان رابطوں پر اپنی پینی وگہری نگاہ رکھ رہا ہے۔ کورانویسٹمٹ کمپنیوں (سی آئی سی ز) پر بنایا گیا ورکنگ گروپ نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ اس گروپ کی سفارشوں پر ریزرو بینک نے سی آئی سی ز کے لئے ریگولیٹری آرکیٹیکچر میں ضروری بدلاؤ کی تجویز پیش کی ہے۔ ہم بھی بینکوں اور غیر بینکوں کے ریگولیشن اور سپروازن کے لئے ایک مخصوص (مہارت والا) ریگولیٹری اور سپروائزری کیڈر بنا رہے ہیں۔

13. جیسا کہ میں پہلے ہی تفصیل سے بتا چکا ہوں بینکوں میں کارپوریٹ گورننس اسٹریکچر کو فوری طور پر مضبوط بنانا اس حوالہ سے سب سے اہم مسئلہ ہے۔ اس میں شامل ہوں گے ان کے بورڈس میں مستعدی کے ساتھ کام کرنا اور بورڈ کی ذیلی کمیٹیوں، خاص طور سے آڈٹ اور رسک مینجمنٹ کمیٹیوں، نیجنگ ڈائریکٹس/سی ای او کی کارکردگی کی مانیٹرنگ کے لئے ایک فعال سسٹم، اور بینکنگ کے آپریٹنگ پیرامیٹرز اور معیشت کے سدھار کے لئے کی گئی کاوشوں کو پرکھنے کا سسٹم وغیرہ۔ ہم نے بھارت سرکار کو پبلک سیکٹر بینکوں میں گورننس سدھار کے لئے اپنے مشورہ و سفارشیں بھیج دی ہیں۔ کل ملا کر یہ بہت اہم بات ہے کہ رسک مینجمنٹ سسٹم، کمپلائنس فنکشن اور انٹرنل کنٹرول مکینزم کو بہت مضبوط اور ڈائنامک بنا دیا ہے۔
غیر بینکنگ سیکٹر

14. اب ہم غیر بینکنگ مالیاتی کمپنیوں (این بی ایف سی ز) کی بات کرتے ہیں، ہم سب جانتے ہیں کہ یہ سیکٹر بینکنگ سیکٹر سے جڑا ہوا ہے اور یہ مالیاتی سسٹم میں ایک پل کی طرح کام کرتا ہے۔ مزید یہ کہ این بی ایف سی ز انفراسٹرکچر کی کریڈٹ ضرورتوں کو خاص طور سے پورا کرتا ہے یہ

فیڈرنگ، لیزنگ اور اس طرح کی دوسری ایکٹیویٹیز میں بھی اہم رول ادا کرتا ہے۔ اب تو غیر روایتی اور ڈیجیٹل کھلاڑی مالیاتی خدمات میں نئے نئے طریقہ ڈیجیٹل پلیٹ فارم کے راستہ اپنا رہے ہیں۔ این بی ایف سی سیکٹر کی انٹر لکنگ ویب اب موجود ہے اور یہ بینکنگ سیکٹر سے جڑی ہوئی ہے اس کا تعلق پونجی بازار اور دوسری مالیاتی سیکٹر اداروں سے بھی جڑا ہوا ہے۔ ریزرو بینک ان انٹر لکنگ پر معاشی و مالیاتی استحکام کو یقینی بنانے کے لئے اپنی پوری نگاہ رکھے ہوئے ہے۔ اس سیکٹر کو مضبوط بنانے کے نظر یہ ہے، استحکام کو قائم رکھنے اور ریگولیٹری ثالثی سے بچنے کے لئے ریزرو بینک اور سرکار ریگولیٹری اور سپروائزر کی ضروری قدم اٹھا رہی ہے، ہماری کوشش ہے کہ ریگولیشن اور سپروازن لیول کو پرامید طور پر رکھا جائے تاکہ این بی ایف سی سیکٹر مالی طور پر لچکدار اور مضبوط بنا رہے۔ ہم اس بات سے بالکل بھی نہیں ہچکچائیں گے شارٹ ٹرم، میڈیم اور لانگ ٹرم میں مالیاتی استحکام کے لئے جو بھی ضروری قدم اٹھانا ہوں گے اٹھائیں گے۔

15. ہمارا مقصد ہے بینکوں اور این بی ایف سی ز کے درمیان کیوڈٹی نارمس (قوانین) میں ہم آہنگی ہو کیونکہ دونوں کا بزنس ماڈل یونیک ہے۔ ہم این بی ایف سی ز میں رسک مینجمنٹ اسٹرکچر اور گورننس کی طرف بھی دھیان دے رہے ہیں۔ ابھی حال میں مئی 2019 میں پانچ ہزار کروڑ روپیہ سے زیادہ سائز والی این بی ایف سی ز کو ہم نے صلاح دی ہے کہ وہ اپنے یہاں ایک چیف رسک آفیسر (سی آرا) مقرر کریں جو آزادانہ طور پر اپنے رول اور ذمہ داریوں کو بخوبی سمجھے اور اس کو نبھائے۔ یہ بڑی این بی ایف سی ز کے کام کاج میں ایک پروفیشنل کے طور پر رسک مینجمنٹ پر نگاہ رکھے گا۔ ہم کو ایسی امید ہے۔

16. اب ہم ہاؤسنگ فنانینس کمپنیوں (ایچ ایف سی ز) کو بھی ریزرو بینک کے ریگولیٹری دائرہ میں لارہے ہیں یہ بہت اہم ہے ہم ان کی لائبلٹی پروفائلز پر نظر رکھ رہے ہیں۔ این بی ایف سی ز اور ایچ ایف سی ز دونوں کو ملا کر یہ شیڈولڈ کمرشیل بینکوں کی مجموعی بیلنس شیٹ کا 25% ہے۔ ریزرو بینک ان چیلنجز سے نپٹنے کے لئے ضروری قدم اٹھائے گی۔

مالیاتی بازاروں سے ہیڈ ونڈس (تیز ہوائیں) رُخ

17. بینکوں وغیر بینکوں کے علاوہ مالیاتی بازاروں سے بھی مالیاتی استحکام کی بنیاد نکل سکتی ہے۔ مالیاتی بازاروں کے لئے بہترین ریگولیشن اور ان پر پوری نگاہ رکھنے سے یہاں سے اٹھائے گئے قرضوں اور کرنسی میں بڑھوتری سے ہونے والے نقصانات سے بچا جاسکتا ہے۔ معیشت کی عالمگیریت رابطوں کے بڑھاوے سے پیدا ہونے والے خطرات کے ذریعہ اور اس کے لئے بہت بااثر ریگولیشن کی پالیسی کی ضرورت نے اس کام کو اور مشکل بنا دیا ہے۔ مختلف مارکیٹ سیگمنٹس جیسے منی مارکیٹس، جی سیکورٹی، فوریٹس اور شرح سود کا تعین وغیرہ کار ریگولیٹر ہونے کی حیثیت سے ریزرو بینک نے ان بازاروں کو ملا کر ان کی ترقی کے لئے بہت کوشش کی ہے۔ اس کا اہم مقصد بھارت کی تیزی سے بڑھتی ہوئی معیشت (اکنامی) کی ضرورتوں کو پورا کرنا ہے اور ساتھ ہی ساتھ مالیاتی استحکام کے لئے اس کے راستہ میں آنے والے خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے چاق و چوبند رہنا ہے۔ یہ مارکیٹ طاقتوں کو آزادانہ طور پر کام کرنے کا موقع دینے سے کیا جاتا ہے اس کے لئے اصولوں کی بنیاد پر ریگولیشن بنائے جاتے ہیں جن کی خاصیت ہے طریقہ کار میں سہولت دینا، نئے نئے پروڈکٹ کی ہمت افزائی کرنا، بھید بھاؤ والے قوانین کو ہٹانا مختلف شرکت داروں کی کیٹیگری سے اور پھلکار مارکیٹ میں حصہ لینے والوں کو تحفظ فراہم کرنا۔

18. میں آپ کے سامنے ایک مثال دے رہا ہوں۔ ہم نے ابھی ایک الیکٹرانک پلیٹ فارم بنانے کی اجازت دی، جہاں پر کوئی شخص فارن کرنسی خرید و فروخت کر سکتا ہے مارکیٹ ریٹ پر۔ یہ پلیٹ فارم انٹرنیٹ پر موجود ہے اور کسٹمر بغیر کسی بینک یا دلال کے پاس نہ جا کر اس پلیٹ فارم سے سب سے اچھے بازار بھاؤ پاسکتے ہیں۔ یہی وہ طریقہ ہے کہ فن ٹیک کا استعمال بہت تیزی کے ساتھ مالیاتی بازاروں میں کیا جاسکتا ہے۔

19. اب چونکہ مالیاتی بازار کھل رہے ہیں استحکام سے متعلق باتیں پونجی کے بہاؤ کو کنٹرول کرنے کے طریقوں سے طے ہوتی ہیں (قرض

مارکیٹ میں غیر ملکی سرمایہ کاری پر ایک کیپ (بندش) ہے) یا میکرو پروڈیٹسٹیل طریقہ کار (کل بیرونی باروانگس جو جی ڈی پی کی پرنسٹنچ پر رکھی گئی ہے)۔

20. ریگولیشن کا ایک اور اہم پہلو ہے مارکیٹ کی سادھ کو سدھارنے کے لئے دنیا کے دیگر ممالک کے سب سے اچھے طریقہ کار (پریکٹس) کو اپنالینا۔ پچھلے کچھ سالوں سے مالیاتی بازاروں میں لیگل اینٹی آڈیٹی فائر (ایل ای آئی) سسٹم ٹکڑوں ٹکڑوں (دھیرے دھیرے) میں لاگو کر دیا گیا ہے اور یہ سسٹم ریزرو بینک کے ذریعہ ریگولیٹیڈ ڈیریویٹیو بازاروں اور بینک کے قرضوں پر بھی لاگو کیا گیا ہے، ہمیں یقین ہے کہ جب ایل ای آئی سسٹم پوری طرح سے استعمال میں آجائے گا تو ہمارے مالیاتی بازاروں میں بہت سدھار ہو جائے گا مارکیٹ کے نقصان کو کنٹرول کرنے کے لئے نئے ریگولیشنس، بیچ مارک سیٹنگ پروسیس کو اپ گریڈ کرنا وغیرہ یہ سب گلوبل معیار کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔

21. ڈیریویٹیو مارکیٹ کے ریگولیشن کی خاص بات یہ ہے کہ وہ پروفیشنل اور غیر ایکسپٹ مٹوں کے ساتھ الگ الگ طریقہ سے برتاؤ کرتے ہیں اب ڈیریویٹیو بازاروں کے لئے مختلف رسائی کو دھیرے دھیرے ہٹایا جا رہا ہے۔ اب کوئی بھی مقیم یا غیر مقیم ان بازاروں تک رسائی کر سکتا ہے ایک سی شرائط کے ساتھ۔ اصل میں غیر مقیم کھلاڑیوں کو مراعات دینے کی وجہ سے وہ گھریلو بازاروں کی طرف راغب ہو رہے ہیں اور یہی ہمارا خاص ریگولیٹری مقصد ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں محترمہ اوشا تھوراٹ، سابق ڈپٹی گورنر ریزرو بینک آف انڈیا کی چیئر پرسن شپ میں آف شورروپی مارکیٹ پر بنائی گئی ٹاسک فورس نے بہت اہم سفارشات کی ہیں ان پر عمل کرنے سے غیر مقیم کھلاڑیوں کی آف شور مارکیٹ میں شرکت میں سدھار آئے گا۔ ہمارا ہدف ہے آف شور مارکیٹ تک رسائی کو اتنا آسان بنا دیا جائے جس سے بہت بڑے پیمانہ پر ٹرانزیکشن کھینچتے چلے آئیں۔

باہری ہوائیں (رُخ) اور گھریلو مالیاتی استحکام

22. بھارت کے باقی دینا کے ساتھ بڑھتے ہوئے تجارتی تعلقات اور مالیاتی لنکیج کی وجہ سے گلوبل مالیاتی و اقتصادی اتار چڑھاؤ کا اثر ہمارے ملک پر بہت جلدی دکھائی دیتا ہے اس معاملہ میں بھارت بہت حساس ہے۔ گلوبل صدمات کا حقیقی اثر ڈیجیٹل میں دیر سے دکھائی دیتا ہے لیکن مالیاتی اور اعتماد والے چینل ان گلوبل صدمات، جھٹکوں کو فوری طور پر پوری دنیا میں پھیلا دیتے ہیں جیسا کہ ہم نے 2013 کے درمیانی دور میں جبکہ پوری دنیا میں جھلاہٹ تھی ہم بھی اس جھلاہٹ سے اچھوتے نہیں رہے تھے۔ اصل میں منفی اور کم شرح سود کی وجہ سے دنیا کی بڑی معیشت میں نیٹ پرائیویٹ پونجی کا بہاؤ ای ایم ای ز کی طرف ہونے لگا تھا اور یہ براہ راست اور پورٹ فولیو سرمایہ کاری اس بحرانی مدت کے بعد دو گنی ہو گئی تھی۔ حالانکہ مالیاتی پالیسی کی غیر یقینی حالت جو ترقی یافتہ اکنامیز میں دکھائی دی تھی کی وجہ سے اس پونجی کے بہاؤ نے دنیا میں باڑھ کی سی کیفیت بنا دی تھی اور اس نے ای ایم ای ز کے لئے خطرات پیدا کر دیئے تھے۔ اس کے ایک سال بعد ہی ای ایم ای ز (بھارت) کو مالیاتی بازار میں اٹھا پٹک، جو کہ مانیٹری پالیسی میں سختی کی وجہ سے ہوئی تھی نے دنیا کی بڑی معیشتوں بشمول بھارت پر اثر ڈالا۔ پونجی بہاؤ باہر کی طرف جانے لگا اور گھریلو کرنسیوں پر اس کا الٹا دباؤ پڑا۔

23. موجودہ سالوں میں بھارت کے بیرونی سیکٹر کو کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ کے لیول کو صحیح ہونے کی وجہ سے بہت فائدہ ہوا ہے یہ فائدہ مضبوط غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری آنے اور چکلدار اکیپیٹنچ ریٹ پالیسی کی وجہ سے ہوا ہے 19-2018 کے درمیان دوسرے انڈیکسٹرس میں بھی سدھار ہوا ہے جیسے ہمارا باہری قرض جی ڈی پی کے تناسب سے (مارچ 2018 میں 20.1 فی صد تھا جو گھٹ کر مارچ 2019 میں 19.7 فی صد رہ گیا) اور قرض سروس تناسب (مارچ 2018 میں 7.5 فی صد تھا جو گھٹ کر مارچ 2019 میں 6.4 فی صد رہ گیا) اور انڈیکسٹرس سے یہ بھی اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہم نے اپنے گھریلو مالیاتی بازاروں پر باہری دباؤوں پر کھوٹا گاڑ کر ان جھٹکوں کو خاموش کر دیا ہے۔ صرف میکرو اکنامک سپر میٹرس کی مضبوطی، باہری جھٹکوں سے نپٹنے کے لئے لگاتار بدلتے ہوئے طریقہ والی پالیسی اور گلوبل جھٹکوں پر قابو پانے کی تیاری اور اپنے مالیاتی

استحکام کا تحفظ نے ہم کو اس قابل بنا دیا ہے۔ اضافی تحفظ کے لئے ریزرو بینک نے بینک آف جاپان سے 75 بلین یو۔ ایس ڈالر کے لئے آپسی کرنسی سویپ سہجوتہ کیا ہے اس مقصد کے ساتھ کہ ملک میں پونجی بازاروں اور فارن ایکسچینج میں استحکام بنا رہے۔

ہیمنٹ سسٹم اور فائینیشیل استحکام (ادائیگی نظام اور مالیاتی استحکام)

24. پھٹکار ادائیگی کے معاملوں میں نئی نئی چیزیں آگئی ہیں ان کی وجہ سے ہیمنٹ طریقہ کار نئے طرح سے تشکیل دیا گیا ہے اور اس نے ریبل ہیمنٹس کے منظر کو بالکل بدل دیا ہے۔ بھارت کا ہیمنٹ نظام ایک بہتر نظام مانا جاتا ہے یہ بالکل محفوظ ہے۔ اس سسٹم نے لوگوں میں اعتماد بحال کیا ہے۔ ریزرو بینک نے اپنے گھریلو ہیمنٹ سسٹم میں ایک نظیر قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ دنیا بھر میں موجود ہیمنٹ سسٹم کی برابری کرتا ہے۔ اس نظام کے مختلف ریگولیشنس اور دوسرے انڈیکسز تسلیم کرتے ہیں کہ بھارت کے پاس ایک مضبوط ریگولیٹری اسٹرکچر ہے۔

25. حالانکہ مالیاتی خدمات کے میدان میں نئے لوگوں و طریقہ کار کے شامل ہونے جیسے فن ٹیک اور بگ۔ ٹیک کی شمولیت نے فائینیشیل سروسز مہیا کرانیوالوں کی دنیا ہی بدل دی ہے۔ نئے لینڈنگ پلیٹ فارم (قرض دینے والے علاقہ) بشمول پی 2 پی اور مارکیٹ پلیس لینڈرس، دنیا میں اس طرف راغب ہوئے ہیں۔ ان کی وجہ سے نئے نئے چینجز اور مواقع سامنے آرہے ہیں۔ ابھی حال کی بینک فار انٹرنیشنل سیٹلمنٹس (بی آئی ایس) کی سالانہ اکناک رپورٹ بتاتی ہے کہ ایسی فرمیں بہت بڑے پیمانہ پر صرف زریرو قیمت پر ڈاٹا اکٹھا کر سکتی ہیں جن کا استعمال باروورس کے خطرات و کمیوں کا اندازہ لگا کر بغیر کسی کو لیٹرل کے رقم (قرض) کی واپسی کو یقینی بنا سکتی ہیں۔ یہ نئے کھلاڑی ہیمنٹ سروسز کے پراویزن میں بھی سیندھ ماری کر لیتے ہیں۔ ان کے ذریعہ ریٹینس سروسز اور کراس بارڈر ہیمنٹ بھی کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کے اندر یہ جوش و ولولہ ہے کہ یہ بہت جلد تیزی کیساتھ ترتیب سے اہم مالیاتی اداروں کی شکل میں پھیل رہے ہیں یہ مالیاتی استحکام اور صارفین کے تحفظ کو بھی یقینی بنا رہے ہیں۔

26. ان اہم تبدیلیوں کا سامنا کرنے کے ساتھ پالیسی بنانے والے خود اس مشکل میں ہیں کہ کس طرح آگے بڑھتے ہوئے انویشن (نئی سوچ) اور ریگولیشن کے درمیان راستہ بنایا جائے۔ یہاں پر عوام کی سہولت کے لئے ایسی پالیسی بنانے کی ضرورت ہے جو امیدوں پر کھری اترے۔ یہ اپنے ذہن میں سارے معاملات فائینیشیل ریگولیشن، کمپٹیشن پالیسی اور ڈاٹا پرائیویسی ریگولیشن۔ مختلف اتھارٹیز میں ہم آہنگی۔ جیسے مالیاتی ریگولیٹرس، کمپٹیشن اتھارٹیز اور ڈاٹا پرائیویسی سپر وائزرز۔ اس موقع پر بہت اہم ہو جاتے ہیں۔

27. ریزرو بینک کا وژن 2021 بھارت میں ہیمنٹ اور سیٹلمنٹ سسٹمز زور دیتا ہے کہ ہر ہندوستانی باختیار ہو وہ ای۔ ہیمنٹ بو کے کا استعمال کرے یہ بالکل محفوظ، آسان، تیز اور پہونچ کے اندر ہے شری نندن نیلیکنی کی چیئر مین شپ میں ”ڈیپنگ آف ڈیجیٹل ہیمنٹس“ پر بنی کمیٹی نے یہ مشورہ دیا ہے کہ اگلے تین سال میں ڈیجیٹل ہیمنٹس کو دس گنا بڑھایا جائے اس کے لئے عوام کو سہولت دی جائے اور کچھ مراعات دی جائیں۔ ڈیجیٹل ہیمنٹس پر ٹرانزیکشن چارجز ہٹائے جائیں، کے وائی سی طریقہ کار کو آسان بنایا جائے اور بینکوں کے لئے کے وائی سی قیمت کم کی جائے۔ ریزرو بینک اس کمیٹی کی سفارشات کی بنیاد پر ضروری قدم اٹھا رہا ہے۔

اختتامی مشاہدے

28. آخر میں، میں صارفین کے تحفظ کی اہمیت پر روشنی ڈالنا پسند کروں گا یہ صرف پہونچ کے نظریہ کے حساب سے اہم نہیں ہے بلکہ صحیح معنوں میں اسٹیک ہولڈرز کے اعتماد کے لئے بھی اہم ہے۔ صارفین کا اعتماد کہ اس کو واجب قیمت پر سروسز مل رہی ہیں، انویسٹرس کو بھروسہ کہ اسٹیک ہولڈرز مجموعی طور پر ان کے مفاد میں کام کر رہے ہیں۔ ریگولیٹرس کا اعتماد کہ مالیاتی اسٹیکولٹس کسی فرم کے صحیح طرف سے آڈٹ کئے جا رہے ہیں کہ فرم کی ایکٹیویٹیز صحیح سمت میں ہیں۔ یہ سبھی ایک دوسرے سے بندھے ہوئے ہیں اور بہت اہم ہیں اور یہ قومی بچت اور مالیاتی استحکام میں بھی تعاون کر رہے ہیں۔ یو۔ ایس فائینیشیل بازار میں پوسٹ لیہمین ڈیولپمنٹس اہم اور سنجیدہ مثالیں ہیں کہ کیا ہوا تھا جب انویسٹرس کا اعتماد ہوا میں اڑ گیا

تھا۔ اصل میں صارفین کے تحفظ کو ہی ایک دھری کی طرح دیکھنا چاہئے جس کے چاروں طرف ریگولیٹری اور سپروائزری قدم گھومیں۔

29. اب میں اپنی بات کو یہ کہہ کر ختم کرتا ہوں کہ ہم نے اپنے فائینیشیل سسٹم کو مضبوط بنائے رکھنے میں بہت ترقی کی ہے۔ پھر بھی جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں مالیاتی مناظر تیزی سے بدل رہے ہیں اور نئے نئے چیلنجز سامنے آرہے ہیں۔ ریزرو بینک لگاتار اپنا ریگولیٹری اور سپروائزری فریم ورک کو ابھرتے ہوئے مناظر کے حساب سے ڈھال رہا ہے۔ آئی بی اے، اس کے ممبرس اور دوسرے اسٹیک ہولڈرس کو اس لئے شراکت دار کی حیثیت سے ہمیشہ ایکٹیو (چاق و چوبند) رہنا چاہئے اور اس کو یقینی بنانا چاہئے کہ ہمارا طریقہ کار کامیابی سے ہمکنار رہے۔

